سیف اللہ خالد

قادیانیوں کو مسلمان قرار دلانے کے لیے امریکہ کھل کر میدان میں آگیا

قادیانیوں کو مسلمان قرار دلانے کے اور قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لیے امریکی حکومت کھل کر میدان میں آگئی ہے۔ امریکی صدر اوباما کے نمائندہ خصوصی برائے او آئی سی، بھارتی نژاد ارشاد حسین اور او آئی سی کے لیے امریکہ کے نائب سفیر ارسلان سلیمان کو ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اس حوالے سے حکومتی ذمہ داران سے ملاقاتیں کر کے ان پر دباؤ ڈالیں۔ گزشتہ ہفتے اس چار رکنی امریکی وفد کی ملاقاتیں اسی حوالے سے تھیں۔ تاہم اسے اب تک کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں مل سکے ہیں۔ گو کہ یہ امریکی وفد واپس چلا گیا ہے، تاہم امریکی سفارتخانہ متحرک رہے گا اور اس کی نگرانی میں قادیانی لابی اپنی مذموم سرگرمیاں جاری رکھے گی۔

دستیاب اطلاعات کے مطابق امریکہ کا خیال ہے کہ اگر دباؤ ڈال کر قادیانیوں کو پاکستان میں مسلمان قرار دلایا جائے تو قادیانی اپنے عقائد کے سبب پوری مسلم دنیا میں امریکہ کے لیے قابل قبول کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی حکومت نے ماضی میں خفیہ حکمت عملی کو ختم کر کے کھلم کھلا قادیانیوں کی مدد کا فیصلہ کر لیا ہے۔

’’اُمّت‘‘ کو ایک اہم سرکاری ذریعے نے بتایا ہے کہ قادیانیوں اور امریکہ کا گٹھ جوڑ پہلی بار ۱۹۷۱ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دورۂ امریکہ کے دوران سامنے آیا تھا، جب انھوں نے وہاں سے سفارتی ذرائع سے پیغام بھجوایا کہ قادیانی بھارت کی مدد کر رہے ہیں، ان پر نظر رکھی جائے۔ اس گٹھ جوڑ کا دوسرا انکشاف خود ذوالفقار علی بھٹو نے جیل میں کیا تھا۔ انھوں نے اپنی سیکورٹی پار مامور کرنل رفیع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہی مقام چاہتے ہیں، جو امریکہ میں یہودیوں کا ہے۔ اس ذریعے کا دعویٰ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کی کھلی حمایت کا فیصلہ بھی امریکن جیوئش کانگریس نے کیا ہے اور اس فیصلے کے تحت امریکی اور برطانوی حکومتیں متحرک ہو چکی ہیں۔

باخبر ذریعے کا دعویٰ ہے کہ پنجاب کے وزیر تعلیم کے ایک قادیانی مہمان کی صوبائی وزرا کے دفاتر میں بلا روک ٹوک مداخلت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ تاہم گزشتہ ہفتے اوباما کے نمائندہ خصوصی برائے او آئی سی ارشاد حسین اور ان کے نائب ارسلان سلیمان سمیت چار رکنی وفد کا دورۂ پاکستان خاصا اہم رہا کہ اس میں وفد نے مولانا سمیع الحق، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف اور وزیر مملکت پیر امین الحسنات سے ملاقاتیں کیں۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ ارشاد حسین جن کا تعلق بھارتی نژاد خاندان سے ہے، خود بھی قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، مگر آزاد ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

ارشاد حسین نے مولانا سمیع الحق سے ۲۹؍ اپریل کو ملاقات کی۔ اوباما کے نمائندہ خصوصی برائے او آئی سی کے ساتھ نائب سفیر امریکہ برائے او آئی سی ارسلان سلیمان، ڈاکٹر سید محمد سعید، ایک امریکی قادیانی مسٹر احمد کے علاوہ امریکی سفارتخانے کی فرسٹ پولیٹیکل سیکریٹری سارہ لورین بھی شامل تھیں۔

وفد نے قادیانیوں کی آئینی پوزیشن، توہین رسالت قانون، حدود قوانین کے علاوہ کشمیر اور افغانستان کے ایشوز

پر بات کی اور یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ جس کے بعد مولانا سمیع الحق نے یہ بیان جاری کیا کہ مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ ذرائع کے مطابق امریکی وفد مولانا کے پاس سے خوش نہیں گیا۔ دریں اثنا اگلے روز اس وفد نے مقامی قیادت کے ہمراہ وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وزارت مذہبی امور کے وزیر مملکت پیر امین الحسنات بھی موجود تھے۔ اطلاعات کے مطابق دونوں وزرا نے امریکی وفد کو کھری کھری سنائیں۔ ''اُمّت'' کے بار بار رابطہ کرنے پر ان دونوں وزرا سے تو رابطہ ممکن نہیں ہو سکا تاہم وزارت مذہبی امور کے ذرائع کے مطابق اوباما کے نمائندہ خصوصی نے بلا جھجک ٹو دی پوائنٹ بات کی اور وفاقی وزیر سے کہا کہ قادیانیوں کو ارتدادی سرگرمیوں کی کھلی چھٹی دی جائے۔ ان پر قانونی پابندیاں ہٹائی جائیں، کیونکہ امریکہ اسے انسانی حقوق کی پابندیوں کے برابر خیال کرتا ہے۔ اور یہ کہ قادیانیوں کے خلاف آئینی ترمیم کو ختم کرتے ہوئے اُنھیں عام مسلمان کی حیثیت دی جائے۔ ان کا الزام تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں سے اچھا سلوک نہ ہونے پر امریکہ کو شدید تشویش ہے۔ امریکی وفد نے قانون توہین رسالت کے حوالے سے بھی بات کی اور اسے ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

ذریعے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس موقع پر وزیر مملکت پر امین الحسنات نے امریکی وفد سے سوال کیا کہ پاکستان میں اور بھی اقلیتیں ہیں، وہ ان کا ذکر کیوں نہیں کر رہے، انھیں قادیانیوں سے خصوصی دلچسپی کیوں ہے؟ اس پر امریکی نمائندہ نے کہا کہ قادیانیوں سے زیادتی ہو رہی ہے۔ جس پر وزیر مملکت اور وفاقی وزیر نے کہا کہ قادیانیوں کی وکالت کر کے امریکہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں نہ صرف مداخلت کا مرتکب ہو رہا ہے، بلکہ وہ ناروا دباؤ بھی ڈال رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وفاقی وزیر سردار محمد یوسف نے کہا کہ پاکستانی آئین اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیتا ہے اور اقلیتوں کو پارلیمنٹ میں نمائندگی بھی حاصل ہے۔ حکومت انھیں زیادہ سے زیادہ سہولیات دے رہی ہے۔ قادیانیوں کی سیکورٹی کے حوالے سے وفد کی تشویش پر وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کا شکار ہے اور یہاں اقلیتیں نہیں تمام شہری دہشت گردی کا شکار ہیں۔ مساجد، مدارس، خانقاہیں اور مزارات تک محفوظ نہیں۔ ایسے میں یہ کہنا کہ اقلیتوں کو ہدف بنایا جا رہا ہے، یہ درست نہیں۔ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے، اقلیتوں کے عدم تحفظ کا دعویٰ پروپیگنڈا اسے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

دوسری جانب ''اُمّت'' کو دستیاب اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ امریکی قادیانیوں کی حمایت میں پوری قوت سے متحرک ہو چکے ہیں اور امریکہ نے قادیانیت کی حمایت کے لیے فنڈز تک مختص کر دیے ہیں۔ آنے والے دنوں میں امریکی سفارتخانے کی سرپرستی میں پورے ملک میں قادیانیوں کی حمایت میں پروپیگنڈا لانچ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں این جی اوز کو خصوصی ٹاسک بھی دیے جا چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی حمایت میں رائے عامہ ہموار کرنے کا پروجیکٹ امریکی سفارتکار سارہ لورین کی ذمہ داری ہوگی اور وہی اس کی نگرانی کریں گے۔

اس ساری صورت حال پر بات چیت کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام کے سیکریٹری جنرل حاجی عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ امریکہ کی اس تگ و دو نے علما اور ارباب دانش کے اس الزام کو سچ ثابت کر دیا ہے کہ قادیانی جماعت یہودیت کا مہرہ ہے۔ امریکی سرپرستی نے اس حقیقت کو طشت از بام بھی کر دیا ہے۔　　　(روزنامہ ''اُمّت'' ۸ رمئی ۲۰۱۴ء)